بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶ | منگل ۲ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ، ۲۱ تبوک ۱۳۶۱ ہش، ۲۱ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۱۲

ہم دُنیا بھر کیلئے پیار و محبّت کا پیغام لائے ہیں

لنڈن بروآف ایلنگ کے ڈپٹی میئر کی تقریر کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

برطانیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دینی و جماعتی مصروفیات

ربوہ: ۱۹ر تبوک رستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن میں مصروفیات کے بارے میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جو تازہ اطلاع امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو بھجوائی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔ اور اسی روز نماز عصر کے بعد پھر نماز مغرب کے بعد احباب جماعت سے ملاقات فرمائی۔ مورخہ ۱۸ر ستمبر بروز ہفتہ حضور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد احباب جماعت لندن سے جنکی کل تعداد ۲۵۰ تھی انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اسی روز شام کو نماز عصر کے بعد حضور ساؤتھ آل تشریف لے گئے۔ جہاں پر مقامی جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ لنڈن بروآف ایلنگ کے ڈپٹی میئر نے حضور کا استقبال کیا۔ اور اس پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ان کے علاقہ میں ایک اتنی اہمیت کی شخصیت کا ورود مسعود ہوا ہے۔ حضور نے ڈپٹی میئر کے استقبالیہ ریمارکس کا انگریزی میں جواب دیا اور فرمایا کہ ہم دنیا بھر کے لیے پیار و محبت کا وہ پیغام لے کر آئے ہیں جو بلا تفریق رنگ و نسل ہر فرد کے لیے ہے۔

پروگرام کا دوسرا حصہ اردو زبان میں تھا جسمیں اوّلاً مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے مڈل سیکس کی جماعتوں کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد میں حضور نے جماعت کو اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور نے شام کا کھانا مڈل سیکس مشن ہاؤس میں احباب جماعت کی معیت میں تناول فرمایا۔

احبابِ کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لیے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت اور افضال کا مورد بنائے رکھے اور سفر و حضر میں حضور کا حامی و ناصر ہو آمین۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جلال بلند کرنا ہے

اِس مقصد کی تکمیل کیلئے حضرت اقدس اور آپ کے خلفاء کو قرآنی معارف عطا کئے گئے ہیں

حضرت مصلح موعود نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح میں اب کوئی روک نہیں بن سکتا

مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا خطبہ جمعہ

ربوہ۔ ۱۷ر تبوک رستمبر۔ یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مولانا صاحب نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم کے معارف کے بیان کرنے میں سیدنا حضرت اقدس.... کی خدمات جلیلہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جلال ظاہر کرنا ہے۔

مولانا نے خطبہ کے آغاز میں اس آیت قرآنی کی تلاوت کی۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران: ۱۰۵)

ترجمہ:۔ اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونیوالے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ یہ آیت قرآنی پوری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے عالمگیر نظام تبلیغ کا بنیادی چارٹر ہے۔ کیونکہ اس موعود جماعت کے قیام کی غرض ہی قرآنی دلائل، اخلاق، محبت،

باقی صفحہ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۰ر تبوک رستمبر: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج بعد دوپہر کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت کمزوری اور غنودگی کے باعث تاحال ناساز ہے اور ٹانگوں میں درد ہے احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لیے بدستور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے اور آپ کی عمر میں برکت دے۔ آمین۔

لفٹیننٹ کمانڈر نیوی (ریٹائرڈ) قاضی منظور الحق صاحب ابن قاضی عبدالمجید صاحب جو جماعت کی معروف قاضی فیملی کے فرد ہیں، محترم قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کے بھتیجے اور خاکسار کے ہمزلف تھے اپنی زمینوں کے انتظام و انصرام کے سلسلہ میں بھکر گئے ہوئے تھے کہ ۴ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قارئین الفضل سے استدعا ہے کہ وہ ہمارے اس مرحوم بھائی کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، اُن کے جملہ لواحقین کو اس صدمہ کو کامل مومنانہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کے پسماندگان کا خود کفیل و وکیل ہو۔ وھو نعم المولیٰ ونعم الوکیل۔

(محمد سعید انصاری استاذ الجامعہ ربوہ)

• شہزادہ پرویز سلمہ اللہ تعالیٰ کی مختلف عوارض کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے اسی طرح ہمشیرہ صاحبہ کی طبیعت بھی مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔

(میر مبشر احمد طاہر آف پسرور حال ربوہ)

نمایاں کامیابی

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بھانجی عزیزہ ذکیہ طاہرہ صاحبہ بنت میاں طاہر احمد صاحب نے امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم ایس سی باٹنی (M.S.C. BOTANY) کے امتحان میں ۸۵ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں اور یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

عزیزہ مکرم میاں عزیز اللہ صاحب کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری مرحوم کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور اپنے فضل سے یہ کامیابی دینی و دنیوی برکات کا موجب بنا دے۔ آمین۔

(ڈاکٹر منصور احمد پی۔ ایچ ڈی لاہور)

گورنمنٹ گرلز کالج فیصل آباد کی ایک احمدی طالبہ مکرمہ فائزہ قادر صاحبہ سرگودھا بورڈ کے ۔S.S.C کے امتحان میں ۶۵ء۱ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں دوم رہی ہیں۔

احباب جماعت عزیزہ موصوفہ کے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان بڑی ہولناک تباہی اپنے سامنے اس وقت دیکھ رہا ہے

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نازل کرے انسان کو سمجھ عطا کرے اور نیکی کی طرف اُن کو واپس لے آئے

اگر ہم باقاعدگی سے یہ دعا کریں گے تو ہم ظالموں میں شامل ہونے سے بچ جائیں گے

خدا کرے کہ انسان اس تباہی اور اس قسم کے خوفناک حالات سے سارے ہی انسانوں کو محفوظ رکھے!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

مورخہ ۱۱ صلح ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۱۱ جنوری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی، ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ پڑھی:

"فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (ھود آیت ۱۱۳)

اور پھر فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے، کہ جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے وحی کے ذریعہ سے، اُس کے مطابق صبر اور استقلال سے کام لو۔ اسی طرح وہ لوگ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ جنہوں نے اس ہدایت، اس تعلیم کو سُن کر اُسے مانا اور اپنی گندی زیست کو چھوڑ کے تیرے متبع بن گئے۔ تجھے انہوں نے تسلیم کیا۔ اور تَابَ انہوں نے رجوع کیا اُس گندی زیست سے اللہ تعالیٰ کی طرف مَعَكَ تیرے ساتھ مل کے۔ یعنی جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم سُن کے تُو نے اپنی زندگی کے دن گزارے تیرے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ توبہ کی۔

ولا تطغوا

اور ماننے والوں کو حکم دیا اللہ تعالیٰ نے یہاں کہ گناہوں میں حد سے نہ بڑھ جانا

انہ بما تعملون بصیر

خدا تعالیٰ تمہارے اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ کوئی چیز اُس کی نگاہ سے چھپی نہیں رہتی۔

اگلی آیت میں ہے:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا جو ظالم لوگ ہیں۔ جو اپنی فطرت کے خلاف، اپنی زندگی کے مقصود کے خلاف جو اسلامی تعلیم کے خلاف، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے خلاف عمل کرتے اور ظلم کرتے ہیں۔ اُن کی طرف نہ جھکنا

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود آیت: ۱۱۴)

کہ جب انہیں سزا ملے تو تم بھی اُس عذاب کی لپیٹ میں آجاؤ۔

وَلَا تَطْغَوْا کے معنی جیسا کہ میں نے بتایا اس حکم میں یہ ہیں کہ

گناہوں میں حد سے نہ بڑھو۔

اس کے ایک معنی یہ ہیں۔ جو راہ اسلام نے انسان کو دکھائی۔ جس راہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا ثبت ہیں۔ جس کی وجہ سے آپؐ ہمارے لیے اُسوہ بن گئے۔ اُس راہ کے اندر بھی بعض DISCRETIONS ہیں۔ یعنی انسان کو انتخاب کا اختیار دیا گیا، ضرورت کے مطابق جس کو ہم عملِ صالح کہتے ہیں۔ یعنی انسان کے سامنے اسی راہ میں آگے چلتے ہوئے یہ بات آتی ہے کہ میں اس راہ کے دائیں طرف چلوں یا اس راہ کے بائیں طرف چلوں۔ اگر وہ غلطی کرتا ہے اور دائیں طرف نہیں چلتا۔ راہ وہی ہے۔ صراط مستقیم۔ لیکن اُس صراط مستقیم کے دائیں طرف نہیں چلتا بائیں طرف چلتا ہے۔ راستہ اُس نے نہیں چھوڑا، لیکن گناہ اُس نے کر دیا۔ کیونکہ موقع اور محل تقاضا کرتا تھا کہ وہ دائیں طرف چلے اور اُس نے فیصلہ کیا

اپنی سمجھ کے مطابق

کہ میں بائیں طرف چلوں جو غلط فیصلہ تھا اور غلط فیصلوں پر تو ثواب انسان کو نہیں ملتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مَیں نے مسئلہ بیان کیا ہے۔ مَیں اب مثال دیتا ہوں اس کی۔ اسلام کہتا ہے اگر کوئی تمہارا گناہگار ہو جائے۔ تم پر زیادتی کرنے والا ہو۔ تو تمہارے لیے اسلام کی صراط مستقیم میں دو رستے ہیں۔ ایک عفو کر دینے کا اور ایک انتقام لینے کا۔ ہر دو صراط مستقیم ہی ہیں۔ یعنی عفو سے کام لینا موقع اور محل کے مطابق۔ یہ بھی صراط مستقیم پر چلنا ہے۔ موقع اور محل کے مطابق انتقام لینا، عفو نہ کرنا، یہ بھی صراط مستقیم پر چلنا ہے۔ لیکن ایک شخص اپنا فیصلہ کرتا ہے جو اس کو اختیار دیا گیا لیکن غلط کرتا ہے تو گناہگار بن گیا۔ لیکن گناہ میں حد سے نہیں بڑھا۔ وہ جو حدود قائم کر دیں اللہ تعالیٰ نے اس راستہ کی۔ صراطِ مستقیم کی۔ اُس کے اندر ہی رہا ہے، لیکن گناہ ہو گیا اُس سے۔ وہ چیز ہو گئی جو خدا کی نظر میں پسندیدہ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ فرمایا بڑا رحم کرنے والا ہوں۔ معاف کر دیتا ہوں۔ معاف کر دوں گا۔

جب انسان صراط مستقیم پر ہی رہے اور جو اس کو اختیار دیا گیا تھا کہ یہ کر یا وُہ کر اُس اختیار میں غلطی کرے تو

یہ گناہ کبیرہ نہیں

یہ عصیان میں حد سے بڑھنا نہیں۔ اُس کا ذکر وَلَا تَطْغَوْا میں نہیں۔ یعنی جو یہ کہا کہ پھر تم خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آجاؤ گے ایسے گناہ اُس کے اندر نہیں آتے۔ بلکہ ایسے جو گناہ ہیں، وہ انسان کے جو دوسرے اعمال صالحہ ہیں، اُس کے اندر چھپ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت جو ہے اُس سے انسان محروم نہیں ہو جاتا۔ لیکن ایک گناہ وہ ہے کہ اسلام کہتا ہے کہ سچ بول۔ جب بھی بول سچ بول۔ اور ایک شخص متواتر جھوٹ ہی بولتا چلا جاتا ہے۔ عادت اُس کی بن گئی ہے جھوٹ بولنے کی۔ یہ حد سے بڑھنا ہے یعنی اُس نے صراط مستقیم کو چھوڑ دیا۔ جو اسلامی تعلیم کی شاہراہ تھی اُس کے کبھی دائیں طرف نکل جاتا ہے، باہر حدود سے، اور کبھی بائیں طرف نکل جاتا ہے۔

تو وَلَا تَطْغَوْا میں جو حکم ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم کے اندر رہتے ہوئے جو تمہیں ہم نے اختیار دیا تھا کہ خود سوچو، غور کرو دعائیں کرو۔ اور

ایسے رنگ میں دُعا کرو

کہ اللہ تعالیٰ قبول کرے اور تمہیں بتا دے کہ تم نے دایاں راستہ اختیار کرنا ہے یا بایاں اختیار کرنا ہے۔ اگر تمہاری دُعا قبول نہیں ہوتی۔ کی بھی تم نے۔ تمہارے اندر کوئی اَور کمزوری ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ تو گناہ تو ہو گیا۔ اسلامی تعلیم کے خلاف ہوا کیونکہ اسلامی تعلیم یہ کہتی ہے کہ جہاں عفو کرنا ہے اگر تم عفو کی بجائے انتقام لو گے تو غلطی کرو گے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ سچ بولو اور قول سدید ہو۔ اُس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔ کوئی کجی نہ ہو۔ یہ تو بالکل واضح حکم ہے، لیکن اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ جو سننے والا ہے تم اس کی عقل کے مطابق بات کرو۔ اب ایک شخص ہے، وہ کسی کو سمجھا رہا ہے اسلامی تعلیم کسی عیسائی کو۔ لیکن عقل کے مطابق بات کرنے کا جو حکم تھا اُس کے مطابق اُس کا فیصلہ نہیں، تو یہ گناہ تو ہے لیکن بات وہ سچی کر رہا ہے، لیکن اُس کی سمجھ کے مطابق، اس کی عقل کے مطابق نہیں کر رہا۔ یہ غلطی کر رہا ہے۔ یہ وَلَا تَطْغَوْا والا جو حکم ہے کہ عصیان میں۔ گناہ میں حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس کے نیچے نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

اور بڑی ایک

ہدایت اور رہنمائی کی یہ بات

ہمیں بتائی کہ جو ظاہر طور پر بغیر کسی شک و شبہ کے ظلم کرنے والی اور ظلم میں حد سے بڑھنے والی قومیں یا گروہ یا جماعتیں ہیں اُن کی طرف جُھکو مت۔ بلکہ قائم رہو سیدھے ہو کر سیدھا راستہ ہے اس کے اوپر تم اپنے مقصود کی طرف منہ کر کے چلتے رہو۔

ظَلَمُوْا میں یہ مراد نہیں کہ یونہی کسی کو کہدو کہ تُم ظالمانہ راہوں کو اختیار کر رہے ہو۔ یہاں یہ مراد ہے

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

کہ ایسا ظلم جس کے متعلق کھُلے طور پر انسان کی عقل کہتی ہے کہ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ مثلاً فساد پیدا کرنا۔ آپس میں لڑانا مثلاً ناجائز علاقوں پر ناجائز قبضہ کرنا اور وہاں قتل و غارت کرنا۔ مثلاً عالمگیر جنگیں لڑنا۔ دو جنگیں انسان لڑ چکا ہے۔ جو ان جنگوں کے ذمہ دار ہیں جو ان جنگوں کی تباہی سے انسان کو بچا سکتے تھے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا ان کا ظلم بالکل ظاہر ہے۔

اب اس وقت

ایک تیسری عالمگیر جنگ

کا خطرہ اُفق کے اُوپر دُھندلا سا ہمیں نظر آنا شروع ہو گیا۔ اور جیسا کہ حضرت (اقدس ..... ناقل) نے قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور اُن پیشگوئیوں کے ظہور کے قرب کی جو آپ کو اطلاع دی گئی اس کے مطابق بتایا ہے۔ ایک نہایت ہی خطرناک جنگ کا بھی خطرہ انسان کے سامنے آئے گا۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ تیسری عالمگیر جنگ ہو گی یا چوتھی ہو گی یا پانچویں ہو گی۔ لیکن یہ بغیر کسی شبہ کے انسان کہہ سکتا ہے کہ ہر جنگ پہلی سے زیادہ خطرناک، پہلی سے زیادہ فساد پیدا کرنے والی، انسانی زندگی میں، بحیثیت انسان ساری دنیا میں جو انسان بستے ہیں، وہ ہیں میرے سامنے اِس وقت، ان کے لیے بہت ہی زیادہ خرابی پیدا کرنے والی ہو گی۔

مثلاً جب

دوسری عالمگیر جنگ

میں غالباً دو ہی ایٹم بم استعمال کئے گئے تھے۔ لیکن اُن کی تباہی بھی اتنی تھی کہ پچاس سال پہلے انسان کا دماغ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسی تباہی بھی انسان پر آنا ممکن ہے۔ مگر آگئی۔ اُس وقت زیادہ بنے بھی نہیں تھے اُس وقت ایٹم بم نے زیادہ ترقی بھی نہیں کی تھی یعنی تباہی کے جو سامان ہیں اُن میں بہت زیادہ ترقی کر گیا انسان یعنی غلط راہوں پہ وہ بہت زیادہ آگے نکل گیا۔ ہائیڈروجن بم بنا لیے اور بہت سارے ایسے ہتھیار انسان کو مارنے کے لیے بنا لیے انسان نے۔

اَور سوچیں تو اس کا فائدہ ان قوموں کو بھی نہیں جنہوں نے یہ ہتھیار بنائے۔ تباہی اُن پر بھی اُسی طرح آئے گی جس طرح ان کی طرف جُھکنے والوں کے لیے خطرہ ہے حضرت (اقدس ..... ناقل) کو اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا تھا کہ ایسے ہتھیار بھی انسان ایجاد کرلے گا کہ علاقے سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ یعنی خالی انسان نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرے گا بلکہ جانور بھی اور حیوان بھی، درندے بھی چرندے بھی (چرنے والے جانور) اور کیڑے مکوڑے بھی اور بکٹیریا بھی اور (VIRUS) وائرس بھی۔ ہر قسم کی زندگی جو ہے، وہ ختم ہو جائے گی۔ اس ہتھیار کے نتیجہ میں۔

اُس کا ایک نظارہ، دو نظارے ہم نے دیکھے اور

اگر خدانخواستہ

اس قسم کی تیسری عالمگیر جنگ ہوئی تو دنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہوں گے جہاں سے نہ صرف انسان بلکہ زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ایسے ظالم جو ہیں اور یہ ظالم جو ہیں ہمیں نظر آ رہے آج وہ وہ ہیں جو دُنیا میں سب سے زیادہ مہذب، سب سے زیادہ آگے نکلے ہوئے۔ سب سے زیادہ طاقتور۔ سب سے زیادہ انسان کو ڈرانے والے۔ وہ قومیں ہیں وہ ذمہ دار ہیں اِس کی۔

لا ترکنوا جو کہا گیا کہ تم نہ جھکو۔ اس کی بنیادی شکل جو بنتی ہے کہ نہیں جھکے ہم۔ وہ یہ بنتی ہے کہ ہم دُعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے

اور انسان کی تباہی کے جو سامان ہیں اُن کو استعمال کرنے کی یہ جرأت نہ کر سکیں ہم میں اتنی طاقت تو نہیں کہ ہم مثلاً امریکہ کا ہاتھ پکڑ لیں۔ یا روس کا ہاتھ پکڑ لیں۔ یا چین کا ہاتھ پکڑ لیں یا بعض دوسری قومیں ہیں اُن کا ہاتھ پکڑ لیں۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ نے یہ سمجھ تو دی ہے کہ ہم اُس کا دامن پکڑیں جو ان کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں اور ہمارا یہ دُعا مانگنا پوری بیداری کے ساتھ اور ہوش میں آ کر اور سمجھ کے ساتھ اور یہ جانتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت کہ انسان تباہی کے گڑھے کے کنارے پہ کھڑا ہوا ہے اور سوائے خدا تعالیٰ کی رحمت کے اُسے کوئی بچا نہیں سکتا، ہم خدا کے حضور جھکیں اور اُس سے کہیں کہ اے خدا! انسان پر انسان ظلم کرنے کے لیے تیار ہے تو فرشتوں کو نازل کر۔ ان کو سمجھ عطا کر اور دنیا کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کر اور نیکی کی راہ کی طرف ان کو واپس لے کے آ کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا۔

اگر ہم باقاعدگی کے ساتھ یہ دُعا کریں تو خدا کی نگاہ میں ہم اُس گروہ میں شامل ہونے سے بچ سکتے ہیں لا ترکنوا الی الذین ظلموا میں جس کا ذکر ہے۔ جو اُن کی طرف جُھک جاتے ہیں۔ یعنی جو ذمہ دار نہیں لیکن اُن کی طرف جُھکے ہوئے ہوتے ہیں۔

پھر خدا کہے گا

کہ میرے یہ بندے ایسے ظالموں کی طرف جھکے نہیں تھے۔ اگر جھکتے تو میرے حضور حاضر ہو کر مجھ سے عاجزانہ ان کی ہدایت کی دعائیں نہ کرتے اور ان کے دل میں یہ تڑپ پیدا نہ ہوتی کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت بچا لے ورنہ انسان بڑی ہولناک تباہی اپنے سامنے اپنی افق پر اِس وقت دیکھ رہا ہے۔

تو وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ جس نار کا یہاں ذکر ہے جس رنگ میں بھی ہو یہ۔ اللہ تعالیٰ اُس سے محفوظ رکھے اور محفوظ رہنے کے لیے جو اُس نے ایک یہ بتایا ہے کہ لا ترکنوا اور لا ترکنوا کا میں نے بتایا کہ بہت ساری شکلیں بن سکتی ہیں نہ جُھکنے کا اعلان عملاً، لیکن بنیادی چیز یہ ہے کہ ہماری دعا خدا کے حضور خدا کی نگاہ میں ہمیں اُن لوگوں میں شامل کرے گی کہ جو ان کی طرف جھکے نہیں بلکہ اُن کی ہدایت کے سامان مانگتے ہوئے انہوں نے بے چینی اور تڑپ کے ساتھ۔ اور عجز اور انکسار کے ساتھ خدا کے حضور دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی

دُعاؤں کی توفیق

عطا کرے اور خدا کرے کہ انسان اپنی ہی غفلتوں اور بداعمالیوں کے نتیجہ میں اور استکبار کے نتیجہ میں اور ایک حصّہ انسانیت کو حقیر سمجھنے کے نتیجہ میں جو فتنہ اور فساد اور تباہی کی تیاری کر رہا ہے اللہ اسے ہدایت دے اور اس تباہی سے اور اس قسم کے خوفناک حالات سے سارے ہی انسانوں کو محفوظ رکھے۔

پچھلے خطبہ میں مَیں نے کہا تھا کہ جلسہ سالانہ کے وہ نشان جو اپنی افادیت کو پورا کرنے کے بعد باقی رہ گئے ہیں ان کو درست کر دیں آپ۔ بہت حد تک درست ہو گئے ہیں لیکن ابھی کچھ اور کام باقی ہے۔ ربوہ اس طرف توجہ کرے۔

تبرکات

مزدور کو اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیا کرو۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قوموں کے رئیسوں اور لیڈروں کے واجبی اکرام کی تاکید فرمائی ہے وہاں غریبوں اور کمزور لوگوں کے حقوق کا بھی پورا پورا خیال رکھا ہے اور چونکہ مزدور طبقہ عموماً غربت کی انتہائی حالت میں ہوتا ہے۔ اس لیے آپؐ نے مزدوروں کے حقوق کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور ارشاد فرمایا کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے اجرت دو۔ ان حکیمانہ الفاظ میں آپؐ کی غرض صرف یہی نہیں تھی کہ اجرت کی ادائیگی میں جلدی کی جائے بلکہ دراصل ان الفاظ میں مزدوروں اور غریبوں کے حقوق کی طرف عمومی توجہ دلانا اصل غرض تھی اور چونکہ اجرت کی بروقت ادائیگی مزدور کے حقوق کا سب سے ادنیٰ حصہ ہوتا ہے۔ اس لیے آپؐ نے مثال کے طور پر اس ادنیٰ حصہ کا ذکر کر کے تاکید فرما دی تاکہ ادنیٰ حصہ کی طرف توجہ خود بخود اعلیٰ حصوں کی حفاظت کا موجب بن جائے۔

ایک دوسری حدیث میں غریبوں کی دلداری کے لیے فرمایا کہ تم لوگ اگر ایمان پر قائم رہو تو امیروں کی نسبت پانچ سو سال پہلے جنت میں جاؤ گے اور پھر یہ کہتے ہوئے غریبوں کی مزید تسلی فرمائی کہ

"اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ"

یعنی اے میری امت کے غریب لوگو! دیکھو میں نے اپنے واسطے بھی دنیا کی کوئی دولت جمع نہیں کی بلکہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم میں سے ہی ایک غریب انسان ہوں اور اس فقر میں ہی میرا فخر ہے۔

دوسری طرف اس حدیث میں پسینہ خشک ہونے سے پہلے کے الفاظ فرما کر یہ لطیف اشارہ بھی کیا ہے کہ خدا کے نزدیک سچا مزدور وہ ہے جو اپنے کام میں پسینہ بہاتا ہے یونہی دکھاوے کے طور پر کام کرنے والا اور مالک کی نظر سے اوجھل ہونے پر سستی دکھانے والا یا خیانت کرنے والا شخص ہرگز خدا کے نزدیک سچا مزدور نہیں سمجھا جا سکتا پس اگر ایک طرف آقا کا فرض ہے کہ وہ اجیر کو واجبی مزدوری دے اور اس کی مزدوری میں دیر نہ کرے اور اس کے حقوق کا خیال رکھے تو دوسری طرف مزدور کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے کام میں پسینہ بہا کر اپنے آپ کو سچا اور دیانت دار مزدور ثابت کر دے۔ یہی وہ وسطی تعلیم ہے جو مالک اور مزدور اور آقا اور اجیر کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کر کے سوسائٹی میں حقیقی امن کی بنیاد بن سکتی ہے۔

(از چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ ۱۳۴)

(قائد تعلیم - مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے لیے سراپا رحمت تھے

محمد سلیم عارف۔ دارالفضل ربوہ

قرآن کریم کی رو سے سارے سلسلۂ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا کامل نبی، ہم صرف ایک ہی جانتے ہیں یعنی وہی رسولوں کا فخر مرسلوں کا سرتاج حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو دنیا کا مربی اعظم ہے اور جسے خدا تعالیٰ نے ساری نسلِ انسانی کے لیے سراپا رحمت اور شفقت بنایا اور جو ساری نسلِ انسانی کے غموں میں گھلتا تھا۔ سب کے لیے اس کا دل گداز تھا۔ آپؐ دنیا میں کسی کے بھی دشمن نہ تھے آپ کے قلبِ اطہر میں کسی سے کینہ تھا نہ بغض۔ بلکہ آپ سراپا رحمت و کرم تھے چنانچہ اس بارے میں خود علام الغیوب خدا گواہی دیتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

یعنی تیرا وجود سب جہانوں کے لیے رحمت ہے تو کسی کا بھی دشمن نہیں بلکہ تیرا وجود دشمنوں کے لیے بھی باعثِ رحمت ہے۔ خدا کے اس رسولؐ کی معصومیت کا علم اس بات سے ہوتا ہے جو ورقہ بن نوفل نے آپ سے اس وقت کہی جب وحی کے نزول کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو ان کے پاس لے کر گئیں۔ اس وقت ورقہ بن نوفل نے کہا تھا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تیری قوم تجھے نکال دے گی۔ اس جملے کو سن کر حضورؐ نے فرمایا "کیا مجھے میری قوم نکال دے گی؟" آپؐ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا دل کیسا صاف تھا اگر آپؐ ذرہ بھر بھی اپنی طبیعت میں تیزی پاتے اور قوم کے لیے آپؐ کا دل دردمند نہ ہوتا تو اس قدر تعجب کا اظہار نہ فرماتے۔ لیکن ورقہ کی بات سن کر آپؐ کے منہ سے جو بے اختیار یہ نکلا کہ میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کے دل میں کسی کی بھی عداوت نہ تھی۔

تبلیغِ دین کے راستہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں آپ طائف کی بستی میں جو کہ مکہ شریف سے چالیس میل کے فاصلے پر تھی تشریف لے گئے اور وہاں کے رؤسا کو پیغامِ حق پہنچایا تو ان سب نے انکار کیا۔ اور ہنسی اڑائی۔ طائف کے رئیس اعظم عبد یالیل نے شہر کے بدمعاش اور آوارہ لوگوں کو ابھارا کہ وہ آپؐ پر ہنسی اڑائیں۔ چنانچہ جب آپ شہر سے نکلے تو یہ لوگ شرمناک آواز سے کستے ہوئے آپؐ کے پیچھے چل پڑے اور آپؐ پر پتھر برسانے شروع کیے جس سے آپؐ کا بدن لہولہان ہو گیا حدیث میں آتا ہے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ۔ کیا آپؐ کو کبھی جنگ اُحد والے دن سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی۔ حضورؐ نے فرمایا "اے عائشہؓ تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑی سخت گھڑیاں دیکھنی پڑی ہیں۔ پھر آپؐ نے سفرِ طائف کے حالات سنائے کہ برابر آپؐ پر تین میل تک پتھروں کی بوچھاڑ کی گئی جس سے آپؐ سر سے پاؤں تک خون میں تربتر ہو گئے اور آپؐ کو کچھ خبر نہ تھی کہ کہاں سے آئے ہیں اور کدھر کو جانا ہے۔ اس روایت میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ اس سفر سے واپسی پر آپؐ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور عرض کی کہ مجھے خدا نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے اگر ارشاد ہو تو میں یہ پہاڑ اٹھا کر ان لوگوں پر گرا دوں اور ان کو تہس نہس کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں ایسا نہ کرنا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو صرف خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم خداوندی پر عمل کرتے ہوئے جو سلوک طائف والوں سے فرمایا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ لوگ حنین اور اوطاس کی جنگ میں شکست کھا کر طائف کے قلعہ میں پناہ گزین ہو گئے تھے اور ابھی ان کی فوجی طاقت مجتمع نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قلعے کا محاصرہ کر لیا چند روز کے بعد حضورؐ کو معلوم ہوا کہ دشمن محاصرہ کی شدت سے سخت تکلیف میں ہیں بھوک نے ان کو ہلاکت کے بہت قریب کر دیا ہے یہ علم پاتے ہی رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک میں شفقت کا سوتا پھوٹ پڑتا ہے۔ اور دریائے رحمت جوش میں آیا اور ارشاد فرمایا کہ محاصرہ اٹھا دیا جائے جنگی اصول کے پیشِ نظر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو قلعہ فتح ہونے والا ہے مگر حضورؐ نے ازراہ رحم و کرم جو حکم دیا اسی پر صحابہ کرامؓ نے عمل کیا خونی دشمنوں سے یہ پیار و ہمدردی کا سلوک انسانی تاریخ میں بے مثال ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کو ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور توحید کے قیام کا فریضہ آپ کے سپرد کیا اور آپ نے لوگوں کو بت پرستی سے چھڑانے کے لیے خدائے واحد کا پیغام پہنچایا اور انہیں نفرت کی بجائے الفت عداوت کی بجائے محبت کا درس دیا تو اس اندھی دنیا کے غلط کار آپؐ کے دشمن ہو گئے اور آپؐ کو اپنے مشن میں ناکام کرنا چاہا ہر قسم کی اذیتیں پہنچائیں دنیا کا کوئی دکھ اور کوئی تکلیف سب و شتم ہو یا مار پیٹ اتلافِ اموال ہو یا جلا وطنی روحانی تکلیف ہو یا قتل کے منصوبے ہر رنگ میں خدا کے اس مقدس ترین انسان کو ستایا گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کبھی میل نہ آئی بلکہ دردمندانہ دل کے ساتھ اپنے مخالفین کی ہدایت کے لیے دعا فرماتے رہتے۔ چنانچہ دوس قبیلے کے سردار طفیل ابن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ۔ دوس کے لوگوں کی ہدایت کے لیے بہت کوشش کی گئی وہ سرکشی میں بڑھتے گئے اور صداقت کے انکار پر اصرار کیا۔ اب ان کی ہدایت کی کوئی اُمید نہیں آپؐ ان کے لیے بددعا فرمائیں یہ سن کر وہاں موجود لوگوں نے سمجھا کہ حضور ان پر بددعا کریں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا اے اللہ دوس والوں کو ہدایت دے اور انکو میرے پاس لا۔ سبحان اللہ اس قبیلے کا سردار اپنے لوگوں کی سرکشی اور نافرمانی دیکھ کر بددعا کی تحریک کرتا ہے لیکن آپؐ ہاتھ اٹھا کر ان کے حق میں دعا فرماتے ہیں اور بجائے مخالفین کی ہلاکت کے ان کی ہدایت کے طلبگار ہوتے ہیں گویا آپؐ آیت قرآنی کی عملی تصویر بن گئے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

آپؐ کے دل سے نکلی ہوئی یہ دعا اپنا اثر کر گئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوس قبیلے کے لوگ وہاں وہی لوگ جن کی ہلاکت کے لیے ان کا سردار آرزومند تھا آخر اسلام میں داخل ہو گئے اور آپ کی دعا کے نتیجے میں آپ کے قدموں میں آ گرے۔ قریش کی ایذاء رسانیوں سے تنگ آ کر مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روز عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے مگر اب جب کہ ہم مسلمان ہیں تو نہایت ذلیل سمجھے جاتے ہیں ہم کو اجازت دیں کہ ہم انکا مقابلہ کریں۔ مگر آپؐ نے اجازت نہ دی اور فرمایا مجھے عفو کا حکم دیا گیا ہے میں لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ جنگِ اُحد میں آپؐ کے دو دندان مبارک شہید ہو گئے آپؐ کی پیشانی مبارک خون آلود ہو گئی۔ آپؐ گر گئے۔ مگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے لبِ مبارک پر یہ دعا تھی۔ اے خدا میری قوم کو معاف فرما کیونکہ یہ ناسمجھی سے ایسا سلوک کر رہی ہے آپؐ کا عملی نمونہ ارشاد ربانی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا (بقرہ آیت ۱۱) کے ماتحت تھا جس میں لوگوں کے گناہ بخشنے اور ان کی زیادتی اور قصوروں کو معاف کرنے کا حکم ہے۔

انسان کے ذخیرۂ اخلاق میں سب سے زیادہ کمیاب اور نادر الوجود چیز دشمنوں پر رحم اور ان سے عفو اور درگزر ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے اخلاق کریمانہ میں دشمنوں پر رحم اور شفقت کی فراوانی نظر آتی ہے۔

چنانچہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ شہادت دیتی ہیں کہ

مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ قَطُّ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا اور یہ شہادت بتاتی ہے کہ آپؐ کے دل میں کسی کی عداوت نہیں تھی کہ جس کی بنا پر جذبۂ انتقام پیدا ہو!

سوشل بائیکاٹ کرنے والے دشمنوں سے سلوک کا یہ عالم تھا کہ مخالفینِ اسلام نے ایک معاہدہ مرتب کیا کہ کوئی شخص خاندانِ بنو ہاشم سے نہ قرابت کرے گا نہ ان کے ہاتھ خرید و فروخت کریگا نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا۔ اور نہ ان سے ملے گا جب تک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہ ہو جائیں اور انہیں ہمارے حوالے نہ کریں یہ معاہدہ لکھکر خانہ کعبہ میں آویزاں کیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنو ہاشم شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے جو مصائب اور سختیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو اٹھانی پڑیں ان کے تصور سے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے صحابہؓ کا بیان ہے کہ اس دوران جنگلی درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ سوکھا ہوا چمڑا مل گیا تو اسی کو انہوں نے پانی میں نرم اور صاف کر کے بھون کر کھا لیا۔ بچوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک سے بلک بلک کر ہلکان ہو جاتے۔ قریش ان کے رونے چلانے کی آواز سن کر بہت خوش ہوتے یہ مصیبت برابر تین سال رہی فاقہ زدہ والدین آنسو بھری نگاہوں سے اپنے بلبلاتے ہوئے بچوں کو دیکھتے سینوں سے بار بار لگاتے۔ بے بس تھے کچھ نہیں کر سکتے تھے دل میں درد تھا آنکھیں اشکبار۔ لیکن انتہائی شدائد و آلام کے باوجود زبان پر اُف تک نہ لاتے تھے وہ جانتے تھے کہ ان کے امتحان کا وقت ہے آخر وہ امتحان میں پورے اترے اور انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا لیکن یہی بے رحم اور سنگدل لوگ جب ایک دفعہ خود شدید قحط کی مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور انکی حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ مردار جانوروں کی ہڈیاں تک کھانی شروع کر دیتے ہیں ان کا ایک سردار سفیان بن حرب جو حضورؐ کی جان کا دشمن تھا اور آپؐ کی ایذا رسانی میں اس نے کوئی کمی نہ کی تھی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اپنا تعارف اس طرح کرانے کے بعد کہ میں آپؐ کا جانی دشمن ہوں۔ اور آپؐ بھی میری مخالفانہ سرگرمیوں سے ناواقف نہیں۔ کہا کہ آپؐ تو لوگوں کو صلہ رحمی اور حسن سلوک کی تعلیم دیا کرتے ہیں دیکھیئے آپؐ کی قوم قحط کی وجہ سے ہلاک ہو رہی ہیں آپؐ خدا سے دعا کیجیئے کہ یہ مصیبت دور ہو اور قحط جاتا رہے آپؐ کا دردمند دل فوراً جوش میں آتا ہے اور آپؐ اسی وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ دعا بارگاہِ ایزدی سے شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے۔ خوب بارش برستی ہے کھیتیاں سیراب ہو جاتی ہیں اور قحط کی بلا ٹل جاتی ہے ذرا اس مجسمۂ رحمت کی شان دیکھیئے کہ وہ لوگ جو ہر رنگ میں انتہائی طور پر اپنی دشمنی کا

کا مظاہرہ کرتے رہتے تھے۔ باوجود اس سلوک کے آپؐ بے تاب ہو کر ان کی خوشحالی اور آسودگی کے لیے فوراً رحم الراحمین کی درگاہ میں مجسم دعا بن کر جھک گئے اور ان کی تمام شرارتوں اور ایذا رسانیوں پر بھی عفو و درگزر کا خط کھینچ دیا تاکہ مصیبت کی گھڑی میں یہ لوگ ندامت محسوس نہ کریں کیا بے رحم اور سفاک دشمنوں پر رحم و شفقت کی ایسی کوئی مثال تاریخ عالم کے اوراق میں کہیں مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں اللہ اللہ کیا شان ہے ہمارے نبی کی — صلی اللہ علیہ وسلم

فتح مکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے لیے جو اپنے اعمال کی وجہ سے بڑی سے بڑی سزا کے مستحق تھے ان کے قتل کا فیصلہ فرمایا تھا ان میں سے ایک عورت ہندہ تھی جنہوں نے آنحضورؐ کے چچا حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی تو ہندہ بھی ان میں شامل ہو کر چھپتے چھپاتے بیعت کے لیے حاضر ہو گئی آنحضورؐ نے جب یہ عہد لیا کہ ہم شرک نہیں کریں گی تو ہندہ کہنے لگی یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کریں گے حضورؐ نے آواز پہچانتے ہوئے فرمایا کیا یہ ہندہ ہے اس نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ۔ مگر اب میں بیعت کر کے مسلمان ہو چکی ہوں۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی معاف کر دیا۔

اسی طرح عکرمہ بن ابی جہل کے لیے بھی قتل کیے جانے کا ارشاد تھا وہ بھاگ کر کہیں دور جانے کی کوشش میں ساحل سمندر پر پہنچ گئے کہ پیچھے سے ان کی بیوی معافی کا پروانہ لے کر پہنچ گئی عکرمہ کو معافی پر یقین نہ آیا کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی تصدیق چاہی آنحضرت نے تصدیق کر دی کہ واقعی اسے معاف کر دیا گیا ہے انہوں نے پوچھا کہ کیا اس صورت میں بھی میں مکہ میں رہ سکتا ہوں کہ میں اپنے دین پر قائم رہوں اور اسلام قبول نہ کروں آپؐ نے فرمایا ہاں تمہیں اس صورت میں بھی مکہ میں رہنے کی اجازت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سلوک دیکھ کر عکرمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہوئے اسلام لے آئے یہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم ہے کہ بڑے بڑے دشمن کو بھی معاف فرما دیا اور ان سے بھی یوں سلوک کرتے جس طرح دوستوں سے سلوک کیا جاتا ہے ایسا سلوک کرتے کہ وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے ہم اپنے پروردگار سے دعا گو ہے کہ ہمیں رب العلمین اپنے فضل سے پیارے نبی کی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین:

لجنہ کے چندات سے متعلق ضروری اعلان

از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس سال اجتماع مقررہ وقت سے ایک ہفتہ قبل ہو رہا ہے اور ستمبر کے آخر میں عید کی چھٹیاں بھی آ رہی ہیں اس سے تمام لجنات کی خدمت میں گذارش ہے کہ عید سے قبل اپنا جمع شدہ چندہ مرکز کو بھجوا دیں اور بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ شروع اکتوبر میں جو چندہ آئیگا وہ اس سال کے بجٹ میں شامل نہ ہو سکے گا۔

اس سال کا بجٹ عید کی چھٹیوں سے قبل مکمل کر لیا جائے گا اس لیے پوری کوشش کریں کہ سال کے چندہ کی ادائیگی عید سے قبل ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں سالِ رواں کا پہلا یوم تبلیغ

محترم مغفور احمد صاحب منیب مبلغ جاپان

جاپان میں اس سال کے پہلے یوم تبلیغ کے لیے جو ٹوکیو میں منایا گیا یکم ظہور (اگست) اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ البتہ ایسے احباب جو اس دن وقت نہ دے سکتے تھے انہیں اجازت دی گئی کہ وہ ایک یا دو دن قبل وقت دے کر اس مبارک پروگرام میں شرکت کریں۔ اس تبلیغی مہم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک یہ کہ جاپانی زبان کے فولڈر اجتماعی طور پر کھڑے ہو کر جاپانیوں میں تقسیم کیے جائیں نیز انگریزی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کے فولڈر غیر ملکیوں میں تقسیم کیے جائیں۔ اور تیسرے یہ کہ جاپانی زبان کے فولڈر رہائشی علاقوں کے مکینوں کو گھر گھر جا کر پہنچائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تبلیغی مہم کے سلسلہ میں ۴۹۱ ر ۷ فولڈر تقسیم ہوئے اس پروگرام کی اہم بات یہ تھی کہ ہمارے ایک غیر از جماعت دوست جاوید نجیب صاحب اور اسی طرح پرائمری سکول کے دو جاپانی بچوں TAKAHIRO اور TOMOAKI نے بھی اسلام کا حسین پیغام دوسروں تک پہنچانے کے لیے اپنا وقت دیا۔ مؤخر الذکر بچوں میں سے ہر ایک نے پندرہ گھنٹے اس مقصد کے لیے دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اجتماعی طور پر کھڑے ہو کر فولڈر پیش کرنے کے لیے محترم مبلغ انچارج صاحب جاپان کی زیر ہدایت ٹوکیو کے ایک بارونق سٹیشن AKASAKA MITSUKE کا انتخاب کیا گیا۔ اس سٹیشن کے قریب ہوٹلوں کی کثرت کی وجہ سے غیر ملکی سیاح بھی کافی تعداد میں اس طرف سے گزرتے ہیں اور عام جاپانیوں کی بھی یہاں کثرت ہوتی ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد لٹریچر موجود احباب میں تقسیم کیا گیا اور ہدایات دیں تمام احباب مقررہ جگہوں پر لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ جاپان زلزلوں اور طوفانوں (ٹائی فون) کا ملک ہے۔ عین اس دن ٹائی فون نمبر ۱۰ دوپہر کے بعد ٹوکیو سے گزرنے والا تھا۔ موسم یکدم خراب ہو گیا اور شدید ہوائیں چلنے لگیں۔ دوستوں سے مشورہ کے بعد دوپہر کے بعد کی تقسیم لٹریچر کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا اور احباب کو گھر جانے کی اجازت دے دی گئی تاکہ بروقت سب اپنے اپنے گھر پہنچ سکیں۔

(اس شام شدید ٹائی فون آیا جس سے جاپان کے مختلف علاقوں میں لوگوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا) وقت مقررہ پر غیر ملکی زبانوں میں انگریزی۔ ذالیسی اور اٹالین زبانوں کے فولڈر تقسیم ہوئے۔

جاپانی گھروں میں فولڈر پہنچانے کے لیے مشن ہاؤس ٹوکیو کے قریبی علاقہ کا انتخاب کیا گیا جہاں ARAKAWA، TAITO اور ADACHI وارڈ آپس میں ملتے ہیں۔ بارش کے باوجود دوستوں نے بہت ہمت سے کام کیا۔ علاقے تقسیم کر کے دو دو کے گروپ بنا دیئے گئے اور مشن ہاؤس میں رابطہ کے لیے ایک خادم کی فون پر ڈیوٹی تھی۔ اس طرح مختصر سے وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ تعداد میں فولڈر تقسیم ہو گئے۔ اسی سلسلہ میں YOKHAMA شہر میں بھی کھڑے ہو کر اور گھر گھر جا کر فولڈر تقسیم کیے گئے۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مزید احسن رنگ میں پیغام حق پہنچانے کے ذرائع عطا فرمائے اور ہمارے مبشرین کو استقلال سے اس اہم فرض کو نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

آپ کا اپنا اخبار۔ الفضل

درخواست ہائے دعا

- حکیم حمید احمد صاحب اختر المنار دواخانہ ربوہ کے بہنوئی مکرم خان محمد خان صاحب مغلپورہ لاہور کو چند روز ہوئے دل کا شدید دورہ پڑا۔ جس سے طبیعت تشویشناک حد تک خراب ہو گئی۔
- مکرمہ ریحانہ مجید صاحبہ بنت ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کی نانی جان کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں انکی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے۔
- مکرم شیخ محمد اسلام الدین صاحب کا بھانجا عزیزم یاسر محمود کافی دنوں سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے۔ اور شیخوپورہ میں زیر علاج ہے۔ نیز شیخ صاحب موصوف کی والدہ بھی شوگر کی مریضہ ہیں اور آج کل شوگر زیادہ ہو گئی ہے۔
- مکرم ریاض احمد صاحب چوہدری مغل آباد راولپنڈی سروس سے ریٹائر ہو گئے ہیں اور مستقبل میں بہتر روزگار اور اہل و عیال کے نیک اور خادم دین ہونے کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں
- مکرم محمد فیروز الدین زعیم انصار اللہ چکار بعض مقدمات کی وجہ سے پریشان ہیں۔
- محترم وسیم خالد صاحب جنجوعہ نے ۱۰ ستمبر کو دارالرحمت وسطی ربوہ میں اپنے مکان کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے ۵۰۰ روپے مسجد ناصر اور مسجد نصرت کے لیے دیئے ہیں۔ احباب سے انکی دینی و دنیوی ترقیات کے لیے درخواست دعا ہے۔
- مکرم مشتاق احمد شیخ صاحب گجرات مدرسہ لاہور عرصہ دس سال سے OSTEO ORTHRITIC میں مبتلا ہیں۔ بیماری کی وجہ سے چلنا پھرنا بھی بند ہے۔
- محترم وکیل المال صاحب اول تحریک جدید لکھتے ہیں کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ مبلغ ۱۵۰/- روپے چندہ تعمیر مساجد ارسال کرتی ہوئی نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات دور ہونے کے لیے علاوہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔
- مکرم سید شرافت حسین صاحب نیو احمدیہ فرنیچر سٹور کراچی ایک عرصہ سے بلڈ پریشر انجائینا اور عارضہ قلب سے بیمار ہیں۔ آج کل تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔
- مکرم محمد صالح زاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع قصور کی چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ کے گلے کا اپریشن ۱۹ ستمبر کو میو ہسپتال میں ہوا ہے احباب ان سب کی تکلیف کے دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ چھوٹے اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے
مینجر
ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۰/۸/۸۲ کو عزیزہ مکرمہ خالدہ فرزانہ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح عزیزم مکرم راجہ محمد اشتیاق انور صاحب جاوید ابن مکرم صوبیدار راجہ محمد شریف صاحب چک ۲۰۰ ضلع گجرات کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب نیروبی ہاؤس گول بازار ربوہ نے مسجد لطیف ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ موصوفہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری مرحوم کی نواسی اور مکرم مولوی نذر احمد صاحب سابق انچارج شعبہ تنفیذ نظارت امور عامہ کی پوتی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت بنائے۔ آمین۔

(نصیر احمد شاد ایم اے۔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ولادت

میری بیٹی ثمینہ صفورہ اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب شاہد کو خدا تعالیٰ نے ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم شیخ محمود احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹسمین ۳۷، میو روڈ دھرم پورہ لاہور کی پوتی ہے۔ بچی کا نام سارہ طلعت رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ یہ بچی ہمارے لئے قرۃ العین ہو لمبی عمر صحت والی نصیب ہو اور علم دین سے وافر حصہ ملے۔ (عبدالرحمٰن شاکر۔ ربوہ)

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ صابرہ خانم اور عزیزم شاہد محمود کو بیٹا عطا فرمایا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت صحت مند درازِ عمر عطا فرمائے۔ خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(م۔ شفیع ہاشمی۔ کراچی)

ضروری اعلان

جملہ مربیان اصلاح وارشاد اپنے اپنے حلقہ کا جائزہ لے کر فوری طور پر رپورٹ کریں کہ آیا تمام جماعتوں کی طرف سے فارم تجدید بیعت پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دئے گئے ہیں اور اگر کسی جماعت یا مختلف مقامات پر رہنے والے افراد کسی وجہ سے ابھی تک فارم نہیں بھیج سکے تو بیعت فارم جلد از جلد بھجوا دیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام احاطہ مسجد اقصیٰ ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔

پیارے بچو! آپ اس اجتماع میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معرفت خطبات اور بزرگان سلسلہ کی نصائح سنیں گے۔ اور علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ ذکر الٰہی اور عبادات میں وقت گذاریں گے (مہتمم اطفال)

احباب جماعت اپنی حیثیت کے مطابق وقفِ جدید میں حصہ لیں

اگرچہ چندہ وقفِ جدید کی کم از کم شرح مبلغ -/۱۲ روپے فی کس سالانہ ہے تاہم مخلصین کا اخلاص تقاضا کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیکر نعمت خداوندی کا شکریہ ادا کریں۔

احمدی مستورات کی ذمہ داری

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار (موجودہ شرح کے مطابق کم از کم ایک روپیہ ماہوار۔ ناقل) خدا تعالیٰ کی راہ میں خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت نہیں بٹھا سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اجتماع سالانہ ۱۹۶۶ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یاد کرنے

بار بار یاد دہانی کے باوجود اس چندہ کے بارہ میں عہدیداران ناصرات نے سخت غفلت برتی ہے ۸۲ء میں صرف ۳۷ لجنات کی ناصرات کی طرف سے چندہ ہذا قلیل تعداد میں ملا ہے اب صرف چار ماہ باقی ہیں براہ کرم جلد از جلد اپنے وعدے پورے کریں۔ جنہوں نے اب تک چندہ نہیں دیا وہ فوراً اس میں حصہ لیں۔ نادہند لجنات کو سرکلر بھی بھجوایا جا رہا ہے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

ماہنامہ **تشحیذ الاذہان** ماہ ستمبر کا شمارہ

- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوبصورت اور دلکش رنگین تصویر
- مسجد بشارت سپین کا دیدہ زیب رنگین فوٹو
- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ایک یادگار رنگین تصویر
- سپین اور مسجد بشارت کے بارے میں دلچسپ مضامین۔ مزیدار کہانیاں۔ ہنسانے والے لطیفے اور پیاری پیاری باتوں سے بھرپور۔

خود بھی پڑھئے۔ اپنے بچوں کو بھی پڑھائیے۔ سالانہ چندہ -/۱۵ روپے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اسلام اور کمیونزم

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) کی تصنیف اسلام اور کمیونزم (زبان انگریزی) دوبارہ طبع کروائی گئی ہے۔ آپ اپنے مطالعہ کے لیے اور غیر از جماعت دوستوں کو ہدیۃً دینے کے لیے یہ مختصر کتاب وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ سے حاصل فرمائیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

ہدایات برائے اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۱- سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق آپکی مجلس سے کم از کم ایک طفل ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

۲- اجتماع میں شامل ہونیوالے اطفال کے نام مع ولدیت و عمر ہر مجلس کی طرف سے ایک ہفتہ قبل دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچنے ضروری ہیں تاان کے ٹکٹ داخلہ جاری ہونے میں آسانی رہے دوران اجتماع ٹکٹ داخلہ بیج کے طور پر سینہ پر لگائے رکھنا ضروری ہے۔

۳- اطفال کو علمی و ورزشی مقابلوں کے لیے تیار کیا جائے۔

۴- اطفال کے ہمراہ ان کی مجلس کے مربی، ناظم یا کوئی اور عہدیدار بطور نگران ضرور ہونا چاہیئے

۵- کوئی طفل ننگے سر نہ ہو۔

۶- موسم کے مطابق اطفال اپنا بستر ساتھ لائیں۔

۷- ہر طفل اپنے ساتھ ایک تھیلا یا بستہ لائے جو گلے میں لٹکایا جا سکتا ہو جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہوں۔

کاپی، پنسل، رومال، دھاگہ، گلاس، دیا سلائی موم بتی اور نصف سیر بھنے ہوئے چنے۔

مقابلوں کے لیے معیار

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لیے علمی و ورزشی مقابلے منعقد ہونگے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال اور ٹیموں کو انعامات دیئے جائینگے۔ انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہونگے۔

معیار صغیر: ۷ تا ۱۱ سال

معیار کبیر ۱۲ تا ۱۵ سال

(مہتمم اطفال)

گم شدگی رسید بک انصار اللہ

حلقہ مسلم پارک فیصل آباد شہر کی مجلس انصار اللہ کی رسید بک نمبر ۱۲۲۷ کہیں گم ہو گئی ہے اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ رسید بک اگر کسی صاحب کو مل جائے تو براہ کرم چوہدری عبدالغنی صاحب B/703 پیپلز کالونی فیصل آباد شہر کو پہنچا دی جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶-۷ نبوت/نومبر ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء منعقد ہو رہا ہے ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : خلاصہ خطبہ جمعہ

پیام امن، احترام قانون اور دعا سے تمام دنیا کے دل جیت کر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لانا ہے۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس.... کو اور آپ کے خلفاء کو قرآن مجید کے حقائق و معارف عطا کئے۔ چنانچہ آپ نے قرآنی معارف کے ذریعے اسلام کا جو بول بالا کیا اس کی ایک مثال اسلامی اصول کی فلاسفی کا لیکچر ہے جو لاہور میں ہونے والے جلسۂ مذاہب عالم میں پڑھا گیا۔ اس کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ یہ مضمون اس جلسہ میں پڑھے جانیوالے تمام مضامین پر غالب اور بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اپنوں اور غیروں سبھی نے کھلم کھلا اعتراف کیا کہ یہ مضمون اسلام کی عزت اور لاج رکھنے کا سبب بنا ہے۔

مولانا نے حوالوں سے اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ راولپنڈی سے شائع ہونے والے ایک اخبار "چودھویں صدی" نے اپنی یکم فروری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں اعتراف کیا " اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی تعریف میں رطب اللسان تھے ..... بہر حال اس کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں میں اسلام کا سکہ بیٹھ گیا" اسی طرح سے کلکتہ کے اخبار "جنرل و گوہر آصفی" نے ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھا " حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں میں غیر مذاہب کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اسکو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے سب پر بالا ہے۔"

مولانا نے کہا کہ یہ اور اسی طرح سے دیگر کتب و تفاسیر میں قرآن کریم کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جس کے ذریعے مخالفین اسلام کا ٹھوس اور مدلل رنگ میں کامیاب دفاع کیا گیا ہے۔ مولانا نے نیاز فتح پوری اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں جماعت احمدیہ کی تفسیر قرآن کو سراہا گیا۔

مولانا نے کہا کہ یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ اسلام دشمن طاقتیں اس کے خلاف حملہ آور ہیں۔ ہر طرف مظلوم مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے اور طاقت کثرت اور دولت و اختیار بھی اہل یورپ و امریکہ و روس کے پاس ہے۔ اگر ایسی صورت میں وہ اپنے ملکوں میں قرآن کریم کی اشاعت پر پابندی لگا دیں تو کیا ہوگا؟

مولانا نے کہا کہ سیدنا حضرت اقدس..... نے اس صورت حال کو ۹۰ سال پہلے بھانپ لیا تھا چنانچہ آپ نے مسلمانوں کو تسلی دی اور بتایا کہ ایسی صورت حال میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اللہ جو معلم حقیقی ہے اس کی صفت کلام خاص طور پر تجلی کرے گی اور اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے بادشاہوں، مدبروں اور سائنسدانوں کے دلوں پر الہام کریگا۔ پس یاجوج ماجوج حکومتیں اپنے قانون کے ذریعے سے قرآن کو روک سکتی ہیں مگر وہ فرشتوں کی آسمانی فوجوں کو نہیں روک سکتیں۔

آخر میں مولانا نے حضرت مصلح موعود کی نہایت ایمان افروز پیشگوئی پر اختتام کیا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

" آج دنیا کے ہر براعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں.... ..... ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں۔ لیکن دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں خواہ کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج مل سکتا ہے۔ ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی ص ۴۹۹ تا ص ۵۰ طبع دوم)

وظیفہ کا امتحان

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا وظیفہ کا امتحان بھی لیا جائیگا جس کا نصاب حسب ذیل ہے۔

ترجمہ اذان و نماز۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی۔ آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی۔ اسلام کے بنیادی عقائد، جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد۔ خلافت ثالثہ کی تحریکات۔ کتاب جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ باب اول تا ص ۵۹، درثمین اور کلام محمود سے پندرہ اشعار زبانی۔ سیدنا حضرت اقدس کے پانچ الہامات مع ترجمہ پانچ اسلامی ملکوں اور مقدس اسلامی شہروں کا مختصر تعارف۔

(مہتمم اطفال)

ایک تاریخی دستاویز — ایک یادگار اشاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں

"الفضل" کا خاص نمبر

ادارہ الفضل بہت جلد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی اور یادگار رہنے والا نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ ضخیم شمارہ ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس میں حضور رحمہ اللہ کی قریباً ۳۰۰ رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ تصاویر شامل اشاعت ہونگی۔ اپنے مضامین کے اعتبار سے بھی یہ شمارہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھی جانے والی ایک قیمتی دستاویز ہوگی۔ اس خاص نمبر کی قیمت دس روپے ہوگی۔

قارئین کرام، ایجنٹ حضرات اپنی کاپیاں اور مشتہرین حضرات اپنی جگہ جلد از جلد محفوظ کروالیں۔ دیر سے آنے والے آرڈرز کی تعمیل نہ کرنے پر ہم معذرت خواہ ہونگے۔

(مینیجر۔ الفضل۔ ربوہ)

مبارک موقع — دلکش ضمیمہ

مسجد بشارت سپین روآباد سپین کے افتتاح کے خوشیوں سے معمور موقعے پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے

ماہنامہ خالد ربوہ

کا خصوصی ضمیمہ (ستمبر ۱۹۸۲ء) اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ شائع ہو گیا۔ ایک ایک تصویر خوبصورت ایک ایک مضمون دل میں اتر جانے والا۔ اور ہر ایک نظم نہایت اعلیٰ ہے۔

خصوصی اعزاز: اس نمبر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ تاریخی تقریر شامل اشاعت ہے جو حضور ایدہ اللہ نے مسجد بشارت کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمائی تھی۔

اس کے علاوہ: سپین سے ارسال کردہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خصوصی میٹیکس رپورٹ جس میں مسجد بشارت کے افتتاح کی تفاصیل دی گئی ہیں۔

مسجد بشارت کے ۴ پورے صفحے کی تصاویر جو آسانی سے فریم کروائی جا سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس.... حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات۔ ثاقب زیروی صاحب کا قطعہ سپین کے بارے میں قیمتی مضامین اور اعلیٰ علمی اہمیت کا حامل اداریہ۔

یہ ضمیمہ مستقل اہمیت کے نہایت اہم تاریخی مواد کا حامل ہے۔

۴۰ صفحات

دلکش طباعت

قیمت: صرف ۲ روپے

ضرور خریدیئے اور خود پڑھیئے اور دوسروں کو پڑھایئے

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام ۲۰، ۲۱، ۲۲ ستمبر بروز سوموار، منگل بدھ آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ (بلاک وائز) گولبازار گراؤنڈ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ربوہ کی تمام بلاکوں کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں فائنل میچ ۲۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک یک روزہ تربیتی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے موقع پر ہوگا۔ خدام اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے جوق در جوق تشریف لائیں۔

(عبدالحمید عارف سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)